(۵۷)

حق و باطل میں امتیاز کیلئے خاص دعائیں کرو

(فرمودہ ۱۲۔فروری ۱۹۱۵ء)

حضور نے تشہّد ،تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسان کی زندگی اور اس کی زیست جس طرح مختلف جسمانی اشیاء پر منحصر ہے ایسے ہی ہستی باری تعالیٰ بھی انسان کی زندگی کے قیام کا ذریعہ ہے۔میری مراد اس سے یہ ہے کہ:۔

ہر ایک انسان پر دنیا میں ضرور مشکلات آتی ہیں اور اسے طرح طرح کی دقّتیں پیش آتی ہیں اور اس کے کاموں میں رکاوٹیں پیش آتی ہیں ایسے وقت میں دوسری دنیاوی چیزیں جو انسانی زندگی کے قیام کا ذریعہ ہیں مثلاً ہوا، پانی ،کھانا،لباس،سورج ،رات ،دن یہ ایک دہریہ کو بھی حاصل ہیں۔اور ان سے ایک خدا کا منکر بھی ایسا ہی فائدہ حاصل کرتا ہے جیسے ایک خدا کا ماننے والا اور اس کی صفات پر ایمان رکھنے والا۔تو جب انسان پر مشکلات آئیں اور اسے تکلیفوں کا سامنا ہوتا ہے تو خدا کا نہ ماننے والا اس کی قدرتوں، اس کی نصرت، تائید اور اعانت پر یقین نہ رکھنے والا جب دنیاوی سامانوں کو اپنے ہاتھ سے نکلتے دیکھتا ہے اور جب دنیا کی اشیاء اس کے مخالف ہو جاتی ہیں تو اس کا دل بیٹھ جاتا ہے، اس کی ہمت پست ہو جاتی ہے، اس کا حوصلہ ٹوٹ جاتا اور وہ ہار جاتا ہے لیکن ایسے وقت میں ایک خدا کا ماننے والا جو جانتا ہے کہ خدا اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے،خدا قادر ہے جب دنیاوی سامان مخالف ہو جاویں تو اس کا دل نہیں بیٹھتا، وہ گھبراتا نہیں۔کیوں؟اس کا خدا پر ایمان ہے۔پس خدا کی ہستی پر ایمان انسان کو بہت سی مشکلات سے بچا لیتا ہے۔

بہت سے نادان لوگ مشکلات اور مصائب کے وقت خودکشی کر لیتے ہیں اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کو خدا پر ایمان نہیں ہوتا اور وہ نہیں جانتے کہ کوئی ایسی ہستی بھی ہے جو مشکلات سے بچا سکے اسی لئے اسلام میں خودکشی کو حرام فرما دیا ہے۔ پس اس وقت جب تمام دنیا کی اشیاء انسان کے مخالف ہو جاتی ہیں ایسے وقت میں خدا ہی ہے جو انسانی دل کو ڈھارس دیتا ہے۔ جب دنیا کے لوگ حق اور صدق کو چھوڑ کر ناراستی اختیار کر لیتے ہیں اور حق کے مخالف ہو جاتے ہیں تو خدا پر ایمان لانے والا جانتا ہے کہ سچے کو کوئی ڈر نہیں۔ تو جب مومن یہ دیکھتا ہے تو اس کے دل سے بے اختیار اَلْحَمْدُ نکلتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ [1] کہ مولیٰ یہ سب تیرا فضل ہے کہ جب دنیا میرے مخالف ہوگئی تو تیری ہستی پر میری نظر پڑی، تو ہی میرا مددگار رہا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور اس کی مہربانی ہے کہ اس نے اپنی ہستی کو ظاہر کر کے اپنے بندوں کو مصائب سے رہائی دی۔

میں نے بولنا نہ تھا مجھے ریزش کی وجہ سے کھانسی سے بہت تکلیف ہے چند دن ہوئے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں نے مولوی سید سرور شاہ صاحب کو کہلا بھیجا کہ آپ جمعہ پڑھاویں لیکن پھر جلدی سے ایک لڑکے کے ہاتھ کہلا بھیجا ہے کہ میں خود ہی پڑھاؤں گا۔ آج میرا ارادہ بولنے کا نہ تھا۔ میں نے ایک اشتہار کے چند فقرات سُنے ہیں۔ بعض آدمیوں نے یہ مشہور کیا تھا کہ میں نے گورنمنٹ کے سامنے ایک درخواست پیش کی ہے کہ مجھے اگر خلیفۃ المسلمین تسلیم کرایا جاوے تو میں گورنمنٹ کی بہت مدد کر سکتا ہوں۔ اس پر میں نے شائع کیا تھا کہ یہ جھوٹ اور خلاف واقعہ امر ہے۔ میں نے گورنمنٹ سے کوئی ایسی درخواست نہیں کی اور میں نے اس کی تردید کر دی تھی لیکن وہ انسان جس کا منشاء صداقت کی مخالفت اور اس کا انکار ہو اسے سچی باتوں میں بھی قصور نظر آتا ہے۔ اس نے یہ کہہ دیا۔ خطاب طلب کرنے کے لئے میاں نے عرضی دینے سے انکار کیا ہے یہ تو نہیں لکھا کہ میں نے خلیفہ تسلیم کئے جانے کیلئے کوئی عرضی نہیں دی۔

اگر اس کا منشاء مجھے دکھ پہنچانے کا تھا اور میرے دل میں درد پیدا کرنے کا تھا تو اُسے مبارک ہو کہ ایسا ہو گیا۔ اب اللہ تعالیٰ میرا اور اس کا فیصلہ کرے گا اب سوائے اس کے اور امر نہیں رہا۔ میں قسمیں کھاتا ہوں اور اسے جھوٹ قرار دیا جاتا ہے اور اسے فریب اور دھوکا بازی پر محمول کیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے گورنمنٹ سے کوئی خطاب خلیفہ وغیرہ

کالے کر کیا کرنا ہے۔ مگر یہ لوگ اسے یہ کہہ کر کہ گورنمنٹ کو عرضی دینے سے انکار نہیں کیا حق و باطل کو ملتبس کر دیتے ہیں۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اور لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ کہتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں نے ہرگز گورنمنٹ کو اپنے خلیفہ تسلیم کرائے جانے کی کوئی عرضی نہیں دی مگر یہ اسے تقیہ یا توریہ بتاتے ہیں حالانکہ میں نے لَعۡنَتُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ لکھ کر بتا دیا تھا۔ اگر میں نے ایسا کیا ہو تو مجھ پر لعنت ہو اور اگر میں نے ایسا نہیں کیا اور یہ مجھ پر الزام لگایا جاتا ہے تو مجھ پر جھوٹا الزام لگانے والے پر لعنت پڑے گی۔ تو اب میرے مولیٰ سے یہ میری درخواست ہے کہ وہ اس امر کا فیصلہ کرے اور وہ صدق و کذب میں فیصلہ کر کے حق کو باطل سے ممتاز کرے اور جو اس امر میں جھوٹا ہے اس کا جھوٹ ظاہر کر دے۔

میں نے یہ کہا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب نے خواجہ صاحب کو خط لکھا اور پھر اس کے بعد میری کوئی تحریر اس کے خلاف نہیں نکلی۔ اگر کسی تقریر کو ضبط کرنے والے نے بجائے خواجہ کے حضرت صاحب لکھ دیا ہے تو یہ اس کی غلطی ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت صاحب کو ایسا خط لکھا کہ میری تحریر ہی ہے اور میں نے یہی کہا ہے کہ مولوی صاحب نے خواجہ کمال الدین صاحب کو اس طرح کا خط لکھا تھا۔ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھیجا۔ اس خدا کی قسم جس کا فرستادہ حضرت مسیح موعودؑ تھا۔ اس خدا کی قسم قرآن جس کا کلام ہے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب نے ایک اس قسم کا خط لکھا ہے کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ کس کو لکھا۔

پھر حضرت صاحب نے فرمایا کہ:۔ ایسا لکھنے والا احمق ہے وہ بیوقوف ہے وہ نہیں دیکھتا کہ مہمان تو یہاں (ان دنوں حضرت مسیح موعودؑ لاہور میں تشریف فرما تھے) آرہے ہیں۔ قادیان میں اب جاتا کون ہے اُسے چاہئے تھا کہ وہ لاہور اور قادیان کا خرچ جمع کر کے دیکھتا کہ کتنا ہے۔ پھر فرمایا کہ خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ لنگر جب تک تمہارے ہاتھ میں ہے چلتا رہے گا۔ اگر میں اسے ان کے ہاتھ میں دے دوں تو یہ چند دنوں میں ہی بند ہو جاوے۔ میں کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ قسم کھالیں کہ ہم نے کبھی ایسا نہیں لکھا یا یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یونہی کہہ دیا تھا ہم نے کوئی نہیں لکھا۔ پس فیصلہ کا آسان طریق یہی ہے۔ ہمارا

خدا زندہ خدا ہے۔ وہ قادر ہے اسے طاقت ہے جو چاہے کرے۔ وہ ہر ایک امر کا آسانی سے فیصلہ کر دیتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں۔ میں بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس کا فیصلہ صادر فرمائے اور حق کو حق اور باطل کو باطل ظاہر کر دے۔ میں کسی کو بد دعا نہیں دیتا بلکہ میرا مذہب تو یہ ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اجازت نہ ملے یا خدا تعالیٰ کوئی کلمہ زبان سے نہ نکلوا دے (یعنی زبان پر بے ساختہ کلمات جاری نہ ہو جائیں) تب تک بد دعا کرنا ناجائز ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ حق کو باطل سے الگ کر دے خواہ کسی طریق سے ہو۔

مجھ پر حملے کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں میں نے کب اپنے آپ کو پاک کہا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میری خدمات ایسی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ ایک خدمت میرے سپرد کر دی ہے میں نے اس سے اس کی درخواست نہیں کی۔ خدا نے مجھے خود خلیفہ بنا دیا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے قبل از وقت ایسی خبریں بتلائیں جو بتلاتی تھیں کہ میں خلیفہ ہوں گا۔ بعد میں بھی اس نے مجھے ڈھارس دی کہ میں حق پر ہوں۔ میں نے اگر اپنی خلافت دھوکے سے منوائی ہے تو آئیں فیصلہ کر لیں۔ اگر یہ فیصلہ کیلئے بھی نہ آویں تو خدا خود فیصلہ کرے گا۔ میں نے ان تمام لوگوں کو جن کو میرے ساتھ تعلق ہے اور جنہوں نے میری بیعت صداقت اور صدق دل سے کی ہے نفاق اور شرارت سے نہیں کی، کہتا ہوں کہ وہ ساتھ مل کر دعا کریں کہ خدا تعالیٰ حق کو باطل سے علیحدہ کر دے، چالیس دن تک وہ اس دعا میں لگے رہیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ بد دعا کسی کیلئے نہ کریں۔ خدا تعالیٰ سے یہ طلب کرو کہ وہ خود صادق کو کاذب سے الگ کر دے اور ان میں فرق کر دے۔ اگر خلافت حق ہے تو اسے قائم کر دے اور دشمنوں کو ذلیل کرے۔

پھر خدا ایسے سامان کر دے کہ حق و باطل علیحدہ ہو جاوے۔ چالیس دن میں نے اس لئے کہا ہے کہ چالیس کا عدد تکمیل کو چاہتا ہے۔ حضرت موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا لیکن پھر دس روز بڑھا کر چالیس کو پورا کر دیا۔ پس چالیس دن تک دعا میں لگے رہیں۔ بد دعا نہ کریں بلکہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ جلد حق کو باطل سے جدا کر کے جھوٹوں کا جھوٹ ظاہر کرے۔

خدا تعالیٰ اپنی تمام محبوب چیزوں کے واسطہ سے، اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے اور اپنے کلام برحق قرآن کریم کے واسطہ سے، وہ قدوس ہے اپنی قدوسیت کے واسطہ سے، وہ سبحان ہے، وہ صادق ہے، وہ صدق کو چاہتا ہے، وہ اپنی تمام صفات پاک کے طفیل

سے، پھر اپنے پیارے مسیح موعودؑ کے طفیل سے حق و باطل میں فیصلہ کرے تا کہ دنیا کو صدق و کذب کا پتہ لگ جاوے۔ بہت مباحث ہو چکے ہیں اب بات حد سے بڑھ رہی ہے خدا خود کوئی فیصلہ صادر فرمائے۔ خدا کی آواز آسمان سے نہیں آیا کرتی بلکہ زمین پر ہی کشوف اور الہامات کے ذریعہ سے وہ حق ظاہر کر دیتا ہے۔ سو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ خدا تعالیٰ نے میری تائید اس طرح بھی کی۔ اور کئی سو مومنوں کو بذریعہ الہامات و کشوف و رؤیاء صادقہ میری خلافت حقہ کی خبر دی۔ ہاں ایک طریق جھوٹے کو ظاہر کر دینے کا ہے۔ پس خدا اب یہ نشان بھی دکھلائے۔ خدا تعالیٰ نے نشان تو بہت سے دکھلائے لیکن اندھی دنیا نے نہ دیکھا۔ پس خدا خود ایسے طریق سے باطل کی بطالت کو ظاہر کرے کہ لوگوں پر حق روشن ہو جاوے اور دنیا کو پتہ لگ جاوے کہ باطل پر کون ہے۔

(الفضل ۲۵۔ فروری ۱۹۱۵ء)

ا۔ الفاتحۃ:۲